عورت اور پردہ

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

باہتمام: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا

آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (احزاب)

اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی علیہ الرحمہ

ایم۔اے، پی ایچ ڈی

باہتمام: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال

۶/ تالتلہ لین، کلکتہ ۔۱۴ فون: 09830367155

Al-Barkaat
Educational Institutions
EDUCATION QUALITY DEVELOPMENT

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

پیغام

مورخہ ۱۷؍فروری ۲۰۱۰

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ومسعود موقع پر آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال بارہ مفید کتابوں کی کہکشاں سجا رہی ہے۔ میرا کئی سالوں سے یہ مشاہدہ ہے کہ ہماری جماعت میں کئی ایسے فعال نوجوان بڑے حوصلے کے ساتھ میدان تخلیق وتحقیق میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مسلسل سعی کررہے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے کہ لکھنے والوں کو تحریک ملی اور پڑھنے والوں کے ذوق وشوق کو بالیدگی۔ جو ہماری جماعت کے لئے بڑی موثر اور خوش آئند بات ہے۔

مولانا مجاہد حسین حبیبی قادری کا شمار جماعت اہل سنت کے ان فاضل نوجوانوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ موصوف ماہنامہ ''تبلیغ سیرت'' کی اشاعت کے ذریعہ خطہ بنگال میں مذہب ومسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تبلیغ سیرت نے جن ۱۲ کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے وہ اپنے موضوعات کے انتخاب کے حوالہ سے قابل تحسین عمل ہے جس میں عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آقا سید عالم ﷺ سے سچی محبت کے اظہار کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔

میں مولانا مجاہد حسین حبیبی صاحب اور ان کے رفقاء کو ان کی اس کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے اس نیک عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مستقبل میں مزید تر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

سید محمد امین قادری

خادم سجادہ آستانہ عالیہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف
حال مقیم، کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ

Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India
Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے، یہ انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے، حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی، اسی آغوش کو زخمی کیا۔ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا ——— سرزمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدر و قیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے۔

۱۔ لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے۔(۱)

۲۔ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے۔(۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لئے عذاب جاں تھی ——— جب کوئی مرد یہ خبر سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پیچ و تاب کھاتا(۳) ——— لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے جس کے لیے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا بتا تجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟(۴) یعنی ایسے سفّاک باپ کو قیامت کے دن چھوڑا نہیں جائے گا۔ ایک صحابی نے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا تو وہ خود بھی روئے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روتے رہے

ہندستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا، یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں، اس رسم کو ''ستی'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

(۱) نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲، ص ۱۳۔ (۲) نیاز فتحپوری۔ صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲، ص ۳۱

(۳) قرآن حکیم، سورہ زخرف، آیت نمبر ۱۷۔ (۴) قرآن حکیم، سورہ تکویر، آیت ۸، ۹

فرانس کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان نے لکھا ہے۔

——— ''یہ رسم ہندستان میں عام ہو چلی تھی کیوں کہ یونانی مؤرخوں نے اس کا ذکر کیا ہے''(۵)——— ابن بطوطہ (م ۷۷۹ھ/ ۱۳۷۸ء) جب ہندستان آیا تو اس نے یہ وحشت ناک منظر خود دیکھے جس کا اپنے سفرنامہ میں ذکر کیا ہے۔(۶) ایسا ہی ایک منظر دیکھتے دیکھتے وہ بے ہوش ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرنے لگا تو لوگوں نے سنبھالا۔(۷) ——— ۱۸۳۹ء میں لارڈ بینٹک نے ستی ہونے یا ستی میں مدد دینے کو جرم قرار دیا۔ پھر بھی ماضی قریب میں ہندستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں شوہر کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوہ کو پھونک دیا گیا۔ یہ خبر ساری دنیا میں حیرت سے سنی گئی ——— یورپ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا، وہاں ۱۴۹۴ء اور ۲۲-۱۵۲۱ء میں جادوگری کے الزام میں سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دیا گیا(۸) ——— بقول ڈاکٹر اسپرنگر عیسائی دنیا میں ۹۰ ہزار عورتوں کو مختلف نامعقول الزامات میں زندہ جلا دیا گیا(۹) ——— کچھ دنوں پہلے بوسنیا میں مسلمان عورتوں کے ساتھ نصاریٰ نے جو سفاکانہ کیا، سن سن کر روح انسانیت کانپ اٹھی۔ امریکہ جس کا شمار ترقی یافتہ براعظم میں کیا جاتا ہے وہاں عورتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے، شاید تاریخ کے کسی دور میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہوگا ہر پانچ منٹ کے بعد ایک عورت کا دامن عصمت تار تار کیا جاتا ہے۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں عصمت دری کے ۲۸۸ حادثات رونما ہوتے ہیں

(۵) ڈاکٹر گستاؤلی بان، تمدن ہند (ترجمہ اردو سید علی بلگرامی) مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸
(۶) ابوعبداللہ ابن بطوطہ، سفرنامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری) مطبوعہ، کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۵
(۷) ابوعبداللہ ابن بطوطہ، سفرنامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو رئیس احمد جعفری) مطبوعہ کرچی، ۱۹۸۶ء، ص۔ ۳۶۔۳۷
(۸) نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱ (9) نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱

آپ خود اپنے ضمیر سے پوچھیں یہ جنت ہے یا جہنم؟ مختلف جرائم کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ سو جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے (۱۰)

انا للہ و انا الیہ راجعون!

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا اور ایسا رؤف و رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا ——— روسی فلسفی ٹالسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے۔"دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے"۔(۱۱)

آپ نے عورتوں پر جو کرم فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ چند اقوال اور واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) ایک صحابی نے عرض کیا "یارسول اللہ سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے"۔ فرمایا "تیری ماں کا" یہ سوال تین مرتبہ کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، "تیری ماں کا"۔ پھر چوتھی مرتبہ عرض کیا "سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟ " تو فرمایا، "تیرے باپ کا" (۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا- اسلام کی نظر میں "ماں" کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد (م-۱۱ھ/۶۳۲ء) کا جب انتقال ہوا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی ——— اور جب لحد کھودی گئی تو آپ نے

(۱۰) اخبار جنگ، کراچی، شمارہ ۵ مئی ۱۹۹۳ء (۱۱) ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰-ص ۴۵

(۱۲) بخاری و مسلم شریف متفق علیہ

لحد میں اتر کر اپنے دست مبارک سے بغلی قبر کھودی اور مٹی باہر نکالی اور پھر خود لیٹ کر دیکھا(۱۳) ——— اللہ اکبر! اس قبر شریف کی منزلت کا کیا کہنا! افسوس صد افسوس جنت البقیع شریف میں اس قبر شریف کے چاروں طرف بلند دیواریں چن دی گئی ہیں، شاید اس لئے کہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی زیارت سے محروم رہیں

(۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م ۶۳ھ/۶۸۲ء) بیوہ ہوگئیں، آپ کے ساتھ یتیم بچے بھی تھے۔ پریشانی کا عالم، کوئی مددگار نہیں ——— سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پیغام بھیجا ——— حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عیالدار تھیں، خیال آیا کہ شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کا بوجھ محسوس کریں، آپ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا، ''عیال دار ہوں، یتیم بچے میرے ساتھ ہیں'' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب عنایت فرمایا وہ ان مردوں کے لئے عبرت ونصیحت ہے جو عیالدار بیوہ عورتوں کا بوجھ اٹھانے سے پہلو تہی کرتے ہیں ——— آپ نے فرمایا'' تمہاری عیال، اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے''(۱۴) اللہ اکبر!

(۴) آپ کی رضاعی بہن شیما بنت حارث حالت کفر میں ایک جہاد میں قید ہوکر آئیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ پہچان گئے اور اپنی چادر شریف پر بٹھایا، فرمایا، اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میرے پاس رہو، اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو'' ——— شیما نے عرض کیا کہ'' اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہوں'' ——— آپ نے بہت سے اونٹ اور بکریاں دے کر اعزاز واکرام سے روانہ کیا۔(۱۵)

---

(۱۳) ابوالنصر منظور احمد شاہ مدینۃ الرسول، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۲ء۔ بحوالہ خلاصۃ الوفاء ص ۲۹۳

(۱۴) ابوالنصر منظور احمد شاہ مدینۃ الرسول، بحوالہ زرقانی، ج۔۲ ص ۲۸۲ اور مدارج النبوۃ، ج ۲، ص 815

(۱۵) ایضاً بحوالہ سیرت حلبیہ، ج ۱، ص ۴۴۰

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین پر کتنے مہربان تھے؟ ——— عورتوں پر آپ کا یہی کرم تھا کہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو خواتین اور بچیاں استقبال کے لئے باہر آ گئیں اور خوشی کے ترانے گانے لگیں مدینہ منورہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل قیام سے ان کو کتنی خوشی تھی اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔

نحن جوارین من بنی نجار
یا حبذا محمد من جار(۱٦)

(ہم بنو نجار کی بیٹیاں ہیں، کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پڑوسی ہیں۔

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما رہے تھے تو خدمت اقدس میں خواتین ہی موجود تھیں، غم والم کا عالم تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م ۵۰ھ/ ٦٧٠ء) فرما رہی تھیں ''اے اللہ آپ کی ساری تکلیفیں مجھ کو عطا فرما دے'' محبت بھری اس دعا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے ——— فرمایا ''صفیہ نے سچ کہا''۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ جب جسد اطہر پر مرد صلوٰۃ وسلام پڑھ چکیں تو عورتوں سے کہنا کہ وہ قطار در قطار آ کر صلوٰۃ وسلام پیش کریں(۱٧)

سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی یاد رکھا۔ یہ تمام حقائق خواتین کے لئے باعث صد افتخار ہیں، وہ جتنا فخر کریں کم ہے۔ کسی دوسری مذہبی کتاب میں خواتین کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جتنی اہمیت قرآن حکیم نے دی ہے۔

(۱٦) ایضاً بحوالہ خلاصۃ الوفاء ص ۱۳٦
(۱٧) شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲ ص ۴۴۰

سورۃ مریم، حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے معنون کی گئی ——— سورہ بقرہ، سورہ تحریم، سورہ نور وغیرہ میں خواتین کے لئے بہت سے احکام ومسائل ہیں ——— پھر اہم خواتین کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً حضرت حوا علیہا السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مکرمہ، حضرت مریم علیہا السلام، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کو اتنا مقدس بنایا کہ اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا(۱۸) ——— اور اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ انسان سکون وچین حاصل کرے اور اس تعلق کو محبت ومہربانی کا تعلق قرار دیا جس میں ہوس پرستی کا شائبہ تک نہیں ——— اسلام کا یہ تصور کہیں نہیں ملتا جب کہ جرمن فلاسفر نٹشے نے تو یہاں تک لکھا ہے۔

''عورت کا مقصد حیات صرف یہ ہے کہ وہ مرد کی قید میں رہے اور اس کی خدمت کرتی رہے'' (۱۹) ——— روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (م-۱۹۱۰ء) بھی خواتین کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا تھا ——— اس نے اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے۔ ''مرد کا فرض ہے کہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اس کی باگ ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اسے گھر میں بند رکھے کیوں کہ گھر عورت کی آزادی کے لئے کافی ہے''۔(۲۰)

---

(۱۸) قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱۔ (۱۹) نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۴

(۲۰) ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰، ص ۵۴

نکاح جیسے مقدس رشتے کے بارے میں بھی ٹالسٹائی کی رائے اچھی نہیں۔ شاید اس لئے کہ اس تجربے میں وہ ناکام و نامراد رہا، وہ لکھتا ہے:

''ہمارے زمانے میں نکاح محض ایک دھوکہ اور فریب ہو گیا ہے
ہم اس کو محض نفسانی خواہش پورا ہونے کا وسیلہ جانتے ہیں''۔(۲۱)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں اور رنج و مصیبت میں ان کا پاس و لحاظ رکھا ہے ـــــــ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اس کا خاوند اس کو راحت و آرام سے اپنے گھر میں رکھے، اس پر تنگی نہ کرے، اگر وہ حاملہ ہے تو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ برداشت کرے اور اس کی آسائش و آرام کا پورا پورا خیال رکھے۔ بچہ کی ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کو دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا کرے (۲۲) ـــــــ شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے۔ ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں۔ خواتین کو احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا حصہ ہے (۲۳) ـــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م ۲۰ھ/ ۶۴۰ھ) اپنے ہاتھ سے چمڑے کو دباغت دیتیں، فروخت کرکے جو رقم آتی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں (۲۴)

---

(۲۱) ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰، ص ۵۴

(۲۲) قرآن حکیم، سورہ طلاق، آیت نمبر ۶ (۲۳) قرآن حکیم، سورہ نساء آیت نمبر ۳۲

(۲۴) ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ معرفۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۶۰۲

اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر کے اندر داخل ہونے سے منع فرمایا(۲۵)۔ اگر کسی خاتون سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی جائے(۲۶) اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھا پی کر چلے آئیں(۲۷) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہوگا؟ ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہوگا؟ ہم کو جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے روکا گیا، وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہوگی؟ وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے پردے کے بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انہیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور غور وفکر کریں سورہ نور اور سورہ احزاب میں خواتین کے پردے سے متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں، توجہ فرمائیں

(۱) اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں(۲۸)

(۲) دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالی رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں(۲۹)

(۳) ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہو جائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند، باپ (دادا پردادا)

---

(۲۵) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، وسورہ نور آیت نمبر ۲۷

(۲۶) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، سورہ نور آیت نمبر ۲۷

(۲۷) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳۔ (۲۸) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۳

(۲۹) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۱

سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ ملازم اور نوعمر لڑکے (۳۰)

(۴) خواتین بوقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تا کہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ کریں (۳۱)

(۵) مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۲)

(٦) مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۳)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم وحیا اور غیرت وحمیت کا تقاضا کرتا ہے۔ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سج بن کر، خوشبو لگا کر عورت کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ’جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے اور جنہوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ ہے‘‘ (۳۴)

موجودہ صورت حال، دل دردمند کے لئے تشویشناک ہے، جس سے گھر میں رہنے اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا، وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے اور جس سے دروازہ کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں اور سخت پردوں میں ہے اسلامی معاشرے کے ہر حاکم وافسر کو ہدایت کی گئی تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگائے، مگر یہاں تو رسائی بھی بہت مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن بھی ہو جاتی ہے خواتین کے آداب مردوں نے اپنا لئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے!

---

(۳۰) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۱۔ (۳۱) قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹

(۳۲) قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۰۔ (۳۳) قرآن حکیم سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

(۳۴) ٹالسٹائی پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء ص ۴۴

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م ۵۸ھ/ ۶۷۷) نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش کیا۔

ازواج مطہرات میں علم ودانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا

تاریخ وحدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے

۱- ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ اوڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟'' —— اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی (۳۵)

ایک مرتبہ کسی کے یہاں آپ کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر چادر، باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے (۳۶)

۳- ایک مرتبہ ابن اسحاق نابینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ پردے میں ہوگئیں۔ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو نابینا ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا، فرمایا، میں تو بینا ہوں، ——— دیکھ رہی ہوں (۳۷)

۴- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نامساعد حالات کی وجہ سے عہد فاروقی میں خواتین پر پابندی لگادی گئی اور انہوں نے مسجد نبوی شریف میں آنا بند کر دیا۔

(۳۵) ابوعبداللہ محمد بن سعد زہری طبقات ابن سعد، ج ۸، ص-۵۰

(۳۶) احمد بن حنبل شیبانی المسند، ج ۶، ص ۷۹۶

(۳۷) طبقات ابن سعد، ج-۱۸، ص ۴۹

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (م۲۳ھ/ ۶۴۳-۶۴۴ء) کے اس عمل کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت یہ ہوگئی ہے تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روکتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا'' (۳۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواتین سے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں ——— اسلام جہاں جہاں پھیلا ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں ——— ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا

یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا ——— انتہائی عروج کے زمانے میں جب کہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان امتیاز بنا رہا ——— بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا۔

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا۔ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵/اگست ۱۹۰۲ء) ——— روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پردے میں رہ کر ہی ہوئی، حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے

(۳۸) نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۵۸

پردہ عورتیں، پردہ دار ہوگئیں اوران کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہوگئے ——— جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا ——— یہ دردمند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے۔ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوا نہ ہوتے ——— مشہور مورخ آرنلڈ ٹوئمبی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزارہ روی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے۔ مؤرخ موصوف نے عالمی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ اس تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غوروفکر کرنا چاہئے ——— حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے۔ ہمہ گیر پاکیزگی زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی، ——— مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا ایسا پروپگنڈہ کیا کہ عقلیں ماؤف ہوگئیں اور آنکھیں پٹ ہوگئیں ——— اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت وعفت اور حسن و جمال کی حفاظت کی ضامن ہے) بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، دشمنان اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا ——— اسطرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کرکے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کردیا ——— ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش وزیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بدکرداری کا دروازہ کھول دیا ——— نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ و امریکہ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتے، حیوانوں اور درندوں کے جنگل معلوم ہوتے

ہیں ـــــــ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آئے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱- خواتین کا غیر محفوظ ہونا

۲- خواتین کے اغوا اور زنا کی وارداتیں عام ہونا

۳- خواتین میں جذبہ امومت کا مرجانا

۴- بدنگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا

۵- مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا

۶- عورت کے تقدس کا پامال ہونا

ابھی کچھ روز کی بات ہے پردہ دار خاتون کی عزت کی جاتی تھی اور اب بھی کی جاتی ہے ـــــ بسوں میں اس کے لئے سیٹ خالی کردی جاتی تھی لیکن بے پردہ خاتون کی تکریم کے لئے لوگ تیار نہیں۔ وہ بسوں میں جس حال میں سفر کرے کسی کو کوئی سروکار نہیں۔ دور جدید میں عورت کی بے پردگی نے اس حد تک رسوا کیا ہے کہ وہ اخبارات اور رسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے ـــــ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کے لئے، ـــــ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے اور جدید معاشرے کی نظر خالصتہً تاجرانہ ہے ـــــــ سچی بات یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی عظمت وشوکت کا دارومدار صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے ـــــــ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عاری ہونا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۲۳ھ/۶۴۳ء) نے سچ فرمایا: ''ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی'' (۳۹)

---

(۳۹) مولانا محمد کالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبوعہ کراچی، ص-۱۵

تبلیغ سیرت کی مطبوعات



Published by

MADINATUL ULOOM INSTITUTE, TOPSIA

ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB

E-mail: tableegh.e.seerat@gmail.com Mob. 9830367155